سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۲ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ Bedsore کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خالص وہبیت کی شان بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کو نصیب نہیں ہوئی

آپ نے کسی انسان سے ایک حرف بھی نہ پڑھا اور آخر خدا نے ہی اِقْرَأْ کہا اسی لئے آپ نبی امّی کہلائے

"علم دین یا محض علم جو علوم دین کی کنجی ہے۔ دوسرے نبیوں نے انسانوں کے ذریعہ سے بھی حاصل کئے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسٰے زیر تربیت فرعون مصر کے مکتب میں بیٹھے اور علوم مروجہ پڑھے اور ایسا ہی عیسٰے علیہ السلام نے توریت کو تمام و کمال ایک یہودی استاد سے پڑھا تھا لیکن یہ خالص وہبیت کہ کسی انسان سے ایک حرف بھی نہ پڑھا اور آخر خدا نے ہی اِقْرَأْ کہا۔ یہ بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی کو نصیب نہ ہوئی۔ اس لئے آپ کتب سابقہ اور قرآن میں نبی امّی کہلائے"۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ ۱۵ جون تک جاری رہے گا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارھویں (پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آرٹس) کلاس کا داخلہ ۹ جون ۱۹۶۴ء سے شروع ہے اور ۱۵ جون تک جاری رہے گا۔

انٹرویو ۷ بجے صبح سے دس بجے قبل دوپہر تک ہوگا۔ میٹرک میں ۶۰۰ سے اوپر (وظیفہ کی حد تک) نمبر لینے والے طالب علموں کو پوری فیس کی رعایت دی جاتی ہے۔ انٹرویو کے وقت والد/گارڈین کا ہونا ضروری ہے، پروویژنل اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کیا جائے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد ایم۔اے (آکسن) پرنسپل

"احمدی بچوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بلند نصب العین مقرر فرمایا ہے"

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ایک خصوصی تقریب میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارتی تقریر

ربوہ ۱۲ جون۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ایک خصوصی تقریب میں صدارتی تقریر ارشاد فرماتے ہوئے احمدی بچوں کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نہایت بلند نصب العین مقرر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی ان تھک محنت اور دعاؤں میں خصوصی التزام کی شرط کے ساتھ حتمی وعدہ کے رنگ میں انہیں بشارت دی ہے کہ وہ بتوفیق و تائید الٰہی اس نصب العین کے حصول میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

آپ نے واضح فرمایا کہ خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ وہ نصب العین یہ ہے کہ احمدی بچے علم کے میدان میں ریسرچ کے ذریعہ حقائق الاشیاء معلوم کریں اور پھر بڑے ہو کر نہ صرف علوم جدیدہ کے حملوں کے خلاف اسلام کا دفاع کریں بلکہ خود علوم جدیدہ پر حملہ آور ہو کر ان کی غلطیوں اور ان کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں کو دنیا پر آشکار کریں، تا یہ دنیا اسلام کی آغوش میں آکر حقیقی معنوں میں امن و امان اور صلح و آشتی کا گہوارہ بن سکے۔

یہ خصوصی تقریب امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا بہت شاندار نتیجہ نکلنے پر اظہار تشکر کے رنگ میں منعقد کی گئی تھی۔ نیز اس موقعہ پر سکول کے ہاؤس ٹورنامنٹ (باقی صفحہ ۸ پر)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے جو کہ ۱۸ جون ۱۹۶۴ء تک جاری رہے گا۔

انٹرویو۔ روزانہ ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک

شاندار نتائج پُرسکون ماحول، اسلامی فضا۔ مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات۔ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود۔ اخراجات واجبی۔ (پرنسپل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جون ۶۲ء

احادیث اور پیشگوئی مسیح موعود

"مولوی تمنا عمادی اپنی کتاب "الطلاق مرتان" میں جہاں آپ نے

"مرزا صاحب سے مجھ کو اختلاف صرف ان کے دعوئ مہدویت، مسیحیت و نبوت و رسالت کے متعلق ہے ان کے ان دعووں کے سوا عقائد و عبادات جو دین لذواتہا ہیں ان میں جہاں تک میں ان کو سمجھا ہوں میرے ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں الا ماشاء اللہ پھر ان کے دینی خدمات ان کی جماعت کے دینی خدمات سے انکار نہیں کیا جا سکتا" (الطلاق مرتان صفحہ ۱۰)

وہاں آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ

"اور مہدی موعود کے ظہور اور مسیح موعود کے نزول کا عقیدہ تو محض ظنی اوہام سے زیادہ نہیں جن کی بنیاد نہاظنی اور غیر معتبر حدیثوں پر ہے۔ فانزل اللہ بھامن سلطن۔ (ایضاً صفحہ ۱۱)

بعینہ اسی طرح کا سوال تھا جو ایک شخص عطا محمد نامی نے اپنے ایک خط میں کیا تھا جس کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "شہادت القرآن" تصنیف فرمائی تھی۔

مولوی تمنا عمادی حدیث کے متعلق اپنا عقیدہ اپنی اسی کتاب میں یہ بیان کرتے ہیں کہ

"میں حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دین میں حجت سمجھتا ہوں۔ اتباع سنت نبوی کو بلکہ اتباع سنت مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم تک کو فرض عین سمجھتا ہوں۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر اتباع رسول کے کوئی اتباع قرآن مجید نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی شخص بغیر اطاعت رسول کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر سکتا ہے۔ من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ۔ (ایضاً صفحہ ۲۱)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید کی کسوٹی پر حدیثوں کو پرکھئے حدیثوں کے مطابق کھینچ تان کر کسی نہ کسی طرح قرآنی آیات کو نہ بٹھائیے۔ حدیثیں قرآن کی شرح ہو سکتی ہیں۔ قرآنی آیات کے مفہوم کو بدل نہیں سکتیں وہی کھینچ تان جو آیات میں کرتے ہیں ان روایات میں کیجئے اور ان روایات کو قرآن کے معانی بنائیے اگر ان روایات کے ساتھ ایسا ہی عشق ہے"!

(ایضاً صفحہ ۲۴)

ہم آپ کے ان دونوں اصولوں کو درست مانتے ہیں لیکن کیا عمادی صاحب بتا سکتے ہیں کہ احادیث مسیح موعود کے متعلق ہیں وہ کس طرح ان اصولوں پر پوری نہیں اترتیں۔

مشکل یہ ہے کہ آپ پیشگوئیوں کو بھی شاید نہیں مانتے۔ قرآن کریم اور احادیث میں بیشمار پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قرآن کریم کے خلاف ہیں۔ خاص کر ایک پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو ماننا پڑتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شہادت القرآن سے اس کے متعلق ایک متعلقہ حصہ نقل کرتے ہیں:۔

"اب اس تمہید کے بعد یہ بھی واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیشگوئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ جس کو صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بناء پر لکھا ہو وبس بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے اسی قدر اس پیشگوئی کی صحت پر شہادتیں موجود تھیں۔ کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے اور ائمہ حدیث امام بخاری وغیرہ نے اس پیشگوئی کی نسبت اگر کوئی امر اپنی کوشش سے نکالا ہے تو صرف یہی کہ جب اس کو کروڑہا مسلمانوں میں مشہور اور زبان زد پایا تو اپنے قاعدہ کے موافق مسلمانوں کے اس قولی تعامل کے لئے روائتی سند کو تلاش کر کے پیدا کیا اور روایات صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے جن کا ایک ذخیرہ ان کی کتابوں میں پایا جاتا ہے اسناد کو دکھایا علاوہ اس کے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اگر نعوذ باللہ یہ افتراء ہے تو اس افترا کی مسلمانوں کو کیا ضرورت تھی اور کیوں انہوں نے اس پر اتفاق کر لیا اور کس مجبوری نے ان کو اس افتراء پر آمادہ کیا تھا۔ پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری طرف ایسی حدیثیں بھی بکثرت پائی جاتی ہیں جن میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں علماء اس امت کے یہودی صفت ہو جائیں گے اور دیانت اور خدا ترسی اور اندرونی پاکیزگی ان سے دور ہو جائے گی۔ اور اس زمانہ میں صلیبی مذہب کا بہت غلبہ ہوگا اور صلیبی مذہب کی حکومت اور سلطنت تقریباً تمام دنیا میں پھیل جائے گی تو اور بھی ان احادیث کی صحت پر دلائل قاطعہ پیدا ہوتے ہیں کیونکر کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ میں یہ پیشگوئی پوری ہو گئی اور ہمارے اس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہو گئے اور نصاریٰ کی سلطنت اور حکومت ایسی دنیا میں پھیل گئی کہ پہلے زمانوں میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی پھر جس حالت میں ایک جزء اس پیشگوئی کا صریح اور صاف اور بدیہی طور پر پورا ہو گیا تو پھر دوسری خبر کی صداقت میں کیا کلام رہا یہ بات تو ہر ایک عاقل کے نزدیک مسلّم ہے کہ اگر مثلاً ایک حدیث احاد میں سے ہو اور سلسلہ تعامل میں بھی داخل نہ ہو مگر ایک پیشگوئی پر مشتمل ہو کہ وہ اپنے وقت پر پوری ہو جائے یا اس کا ایک جزو پورا ہو جائے تو اس حدیث کی صحت میں کوئی شک باقی نہیں رہے گا۔ مثلاً نار حجاز کی حدیث جو صحیحین میں درج ہے کچھ شک نہیں کہ احاد میں سے ہے لیکن وہ پیشگوئی قریباً چھ سو برس گزرنے کے بعد بعینہٖ پوری ہو گئی جس کے پورا ہونے کے بارے میں انگریزوں کو بھی اقرار ہے اور اس زمانہ میں پوری ہوئی کہ جب صدہا سال ان کتابوں کی تالیف اور شائع ہونے پر بھی گزر چکے تھے تو کیا ان حدیثوں کی نسبت اب یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں کہ وہ احاد ہیں کہ وہ یقینی طور پر قبول کے لائق ہیں۔ کیونکہ جب ان کی صداقت کھل گئی تو پھر ایسا خیال دل میں لانا نہایت بُری اور مکروہ نادانی ہے۔ پس ایسا ہی مسیح موعود کی پیشگوئی میں سوچ لو کہ اس میں بھی یہ الفاظ کہیں صراحتاً اور کہیں اشارۃً موجود تھے کہ وہ مسیح موعود ایسے وقت میں آئے گا کہ جب حکومت اور قوت نصاریٰ کی تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہوگی اور ریل جاری ہوگی اور اکثر زمین کے حصے زیر کاشت آ جائیں گے اور کاشتکاری کی طرف لوگ بہت متوجہ ہوں گے یہاں تک کہ بیل مہنگے ہو جائیں گے اور زمین پر نہروں کی کثرت ہو جائے گی اور دنیوی حالت کی رو سے امن کا زمانہ ہوگا۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی ہمارے زمانہ میں پوری ہو گئی کیونکہ عیسائی سلطنت کا ستارہ اسی زمانہ میں ایسے عروج پر پہنچ گیا ہے کہ گویا اس کے سامنے تمام حکومتیں اور ریاستیں کالعدم ہیں اور ریل کی سواری اور نہریں اور کثرت کاشتکاری بھی ہم نے آنکھ سے دیکھ لی اب سوچو کہ کیا اس پیشگوئی میں وہ غیب کی باتیں نہیں جو انسان کی طاقت سے بالاتر ہیں۔ کیا اسلام کی یہ حالت تنزل اس زمانہ میں جبکہ اسلام کی شمشیر بجلی کی طرح کفار پر پڑ رہی تھی کسی کو معلوم تھی؟ کیا کوئی نوع انسان میں سے ایسے غیب پر قادر ہو سکتا ہے کہ ایسی نئی سواری کی خبر دے جس کا پہلے وجود ثابت نہیں ہوتا نظر اٹھاؤ اور دیکھو اور خوب سوچو کہ کیا یہ پیشگوئی ان عظیم الشان پیشگوئیوں میں سے نہیں ہے جو ان کی حقیقت اور ان کے ظہور پر صرف خدا تعالیٰ کا علم ہی محیط ہوتا ہے اور انسان کی کاوشیں اور مخلوق کے ضعیف منصوبے اس پر مشتبہ نہیں ہو سکتے۔ واضح رہے کہ ان پیشگوئیوں کا ایک عجیب سلسلہ ہے اور ایک نہایت درجہ کی ترتیب ابلغ اور ترکیب محکم سے معارف لطیفہ اور نکات دقیقہ اور امور غیبیہ کے ساتھ مرصع کر کے ذکر فرمایا گیا ہے جس کی بلندشان تک ہرگز انسان کی رسائی نہیں مثلاً اوّل وہ پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو اسلام کی ترقی کا زمانہ تھا اور انہیں پیشگوئیوں کے ضمن میں فرمایا کہ کسریٰ ہلاک ہوگا اور پھر بعد اس کے کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر ہلاک ہوگا اور پھر بعد اس کے قیصر نہیں ہوگا اور اسلام ترقی کرے گا اور پھیلے گا اور ہر ایک قوم میں داخل ہوگا اور پھر فرمایا کہ اس امت پر ایک آخری زمانہ آئے گا کہ علماء اس امت کے یہود کے مشابہ ہو جائیں گے اور دیانت اور تقویٰ ان میں سے جاتی رہے گی جھوٹے فتوے اور مکاریاں اور منصوبے ان کا دین ہوگا اور دنیوی لالچوں میں گرفتار ہو جائیں گے اور یہود کے ساتھ شدت سے مشابہت پیدا کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے تو وہ بھی کریں گے اور ایسا ہی اسی زمانہ میں قوم نصاریٰ دنیا میں پھیل جائے گی اور دوسری قوموں کو مغلوب کرے گی اور دین کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو جائے گی اور زہرناک ہواؤں کے چلنے کی وجہ سے دین اسلام ایک مسلسل اور غیر منقطع خطرات میں پڑ جائے گا تب مصیبتیں پڑیں گی اور آفتیں زیادہ ہوں گی اور مسلمانوں کے دلوں سے تقوےٰ جاتی رہے گی اور بہتر ہوگا کہ ایک شخص اکیلا بسر کرے اور بکریوں کے دودھ پر قناعت رکھے اور مسلمانوں کی جماعت کا نام نہ لیوے اور فرمایا کہ جب تو ایسا حال دیکھے تو ان سب فرقوں کو چھوڑ دے اور کسی درخت کی جڑ ہوں کو دانت مارے۔ یہاں تک کہ تیری جان نکل جائے اور پھر اسی ضمن میں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی اور فرمایا کہ اس کے ہاتھ سے عیسائی دین کا خاتمہ ہوگا۔ اور فرمایا کہ وہ ان کی صلیب کو توڑے گا اور یہ نہ فرمایا کہ وہ ان کی حکومت کو پامال کرے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود کی سلطنت روحانی ہوگی اور اس دنیا کی حکومتوں سے اس کو کچھ بھی سروکار نہ ہوگا۔ بلکہ وہ اپنی برکات کے زور سے لڑیگا اور اپنے خوارق کے ہتھیاروں سے میدان میں آئے گا۔ یہاں تک کہ صلیب کی رونق اور عظمت کو توڑ دے گا۔ اور عیسائیت کے بے برکت اور منحوس عقیدوں کا پردہ کھول دے گا کیونکہ اس کا نور ایک تلوار کی طرح چمکے گا اور جس طرح بجلی گرتی ہے اسی طرح کفر کی ظلمت پر گرے گا۔ یہاں تک کہ حق کے طالب سمجھ جائیں گے کہ وہ زندہ خدا اسلام کے ساتھ ہے۔ یہ تمام پیشگوئیاں احادیث میں ایک دریا کی طرح بہ رہی ہیں اور

(باقی صفحہ ۷ پر)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۲)

امر دوم: اپنے دعاوی اور خداداد مشن پر کامل یقین

ہر مامور اور نبی کو اپنے منصب اور خداداد مشن پر کامل یقین و اعتماد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مخاطب کر کے فرمایا۔

قل ھذا سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی (یوسف ع ۱۳)

اعلان کیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے میں اور میرے متبعین تم کو خدا کی طرف پوری بصیرت اور یقین کے ساتھ دعوت دیتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنے دعاوی اور منصب پر کامل یقین و اعتماد تھا حضور فرماتے ہیں کہ

"مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔"

(اربعین نمبر اول صٓ۳)

(ب) ایک دفعہ بریلی کے ایک شخص نے حضور کی خدمت میں تحریراً عرض کیا کہ اپنے دعوے کے بارہ میں حضور حلفیہ طور پر لکھیں۔ تو آپ نے اسی وقت تحریر فرمایا۔

"میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں۔ جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں وکفیٰ باللہ شہیدا۔" (اعلان ۷ راگست ۱۸۸۹ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صٓ۱۳)

(ج) ۱۹۰۴ء میں حضرت اقدس نے ایک سبز پوش فقیر کے اصرار پر اس کو یہ تحریر لکھ کر دی کہ

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے دعوے کیا ہے یا جو کچھ اپنے دعوے کی تائید میں لکھا ہے۔ یا جو میں نے الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں وہ سب صحیح ہے سچ ہے اور درست ہے والسلام علی من اتبع الھدیٰ"

(ذکر حبیب مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب صٓ۳۲۷)

(د) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خداداد مشن کے بارے میں تحدیانہ انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور وہ اپنے نشانات سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر کوئی آسمانی نشانوں میں میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک امت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے بجز اسلام وہ کہاں اور کدھر ہے۔ جو یہ فضیلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔۔ اور میں صرف یہ دعوے ہی نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں۔ اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسول سے سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرلے۔ اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔" (اربعین ۱ صٓ۳-۴)

نیز فرمایا ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

حضور ایک دوسرے مقام پر نہایت ہی شاندار اور زوردار الفاظ میں اپنے مشن اور اس کی کامیابی کا ذکر فرماتے ہیں کہ

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے، جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے تمہارے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا۔ جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے ۔ ۔ ۔ ۔ پس اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں۔ اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا ۔ ۔ ۔ ۔ جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا ۔ ۔ ۔ ۔ یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔" (اربعین ۳ صٓ۵۱-۵۲)

نیز حضور فرماتے ہیں ؎

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(درثمین)

امر سوم: اللہ تعالیٰ سے کامل محبت

زندہ خدا سے تعلق؛ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے مامور تھے اور آپ کو اسی زندہ خدا کے ساتھ ایک کامل تعلق تھا۔ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے انوار و برکات کا نزول خود اپنے نفس میں مشاہدہ کیا تھا۔ اس لئے اس حی و قیوم خدا کی طرف دنیا کو دعوت دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے، جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت، ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے قابل ہے اگرچہ جان دینے سے ملے، اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح صٓ۲۳)

نیز فرمایا:

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے

پیارے امام کی پیاری باتیں

کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو الفضل بہت حد تک دور کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے (مینیجر الفضل)

اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کر دوں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے ؟ سچا خدا - اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں "

(اربعین ۲ ص ۲)

(ج) " ہمارا زندہ وحی وقیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے - ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے وہ دعائیں قبول کرتا اور قبول کرکے اطلاع دیتا ہے "

(نسیم دعوت)

(د) خدا کے نور کا ظہور

اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے نور کا ظہور ہے اس بارہ میں حضور اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

(قادیان اردو)

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یار دلبرم !
مہر و مہ را نیست قدرے در دیار دلبرم
آں کجا روئے کہ دارد ہمچو رویش آب و تاب
واں کجا باغے کہ مے دارد بہار دلبرم

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

آں خدائے کہ از خلق و جہاں بے خبر اند
بر من او جلوہ نمود است گر اہل بپذیر

(سراج منیر)

ایک قابل قدر ڈائری

حضرات ! وہ خدا جس سے دنیا بے خبر تھی اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تجلی فرمائی تھی - جن لوگوں کو بصیرت حاصل نہ تھی وہ آپ کی تکذیب و تکفیر کر رہے تھے حضور ان لوگوں کی حق لعنت اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ کیا ہی پیارے الفاظ میں فرماتے ہیں

" او میرے مولا - میرے پیارے مالک ، میرے محبوب - میرے معشوق خدا - دنیا کہتی ہے تو کافر ہے مگر کیا تجھ سے پیارا مجھے کوئی اور مل سکتا ہے - اگر ہو - تو اس کی خاطر میں تجھے چھوڑ دوں لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حالت میں ہوں اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا - میں تیرے ساتھ ہوں - تو پھر اے میرے مولیٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے ہوئے پھر بھی میں تجھے چھوڑ دوں - ہرگز نہیں - ہرگز نہیں "

(بدر ۱۱ر جنوری ۱۹۱۲ء ص ۹)

حضور نے سچ فرمایا

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار
اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

(درثمین)

(باقی)

لیڈر (بقیہ ۲)

ایک دوسری سے ان کا ایسا تعلق ہے کہ ایک کی تکذیب سے دوسری کی تکذیب لازم آتی ہے اور ایک کے ماننے سے دوسری بھی ماننی پڑتی ہے - پھر ایسی مسلسل اور مرتب اور محکم اور با نظام پیشگوئیوں میں کون شک کر سکتا ہے بجز اس کے کہ پاگلوں سے زیادہ مخبط الحواس ہو گیا کوئی دانا ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ تجویز کر سکتا ہے کہ یہ ہزارہا پیشگوئیاں جو خارق العادات امور پر مشتمل ہیں صرف انسان کا افترا ہیں - سچ بات یہ ہے کہ مرتب اور با نظام اور عظیم الشان باتوں کا انکار ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ان کے انکار سے ایک انقلاب عظیم لازم آتا ہے اور ایک دنیا کو بدلنا پڑتا ہے -

ماسوا اس کے ان پیشگوئیوں میں انکی صداقت کے لئے ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ دینوی انقلابات کے متعلق جو کچھ ان میں درج تھا اور بظاہر وہ سب ناشدنی باتیں تھیں وہ تمام باتیں پوری ہو گئی ہیں کیونکہ تیرھویں صدی کی ابتدا سے ہی ہر ایک اندرونی اور بیرونی آفت میں ترقی ہونے لگی - یہاں تک کہ تیرھویں صدی کے خاتمہ تک گویا دین اور اسلامی شوکت اور حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ بلائیں مسلمانوں کے دین اور دنیا پر نازل ہوئیں کہ گویا انکا جہان ہی بدل گیا - جب ہم ان بلاؤں کو اپنی نظر کے سامنے رکھکر پھر ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالتے ہیں جو امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ نے اس وقت سے قریباً گیارہ سو برس پہلے لکھی تھیں - اور اس زمانہ میں لکھی تھیں کہ جب اسلام کا آفتاب بنصف النہار پر تھا اور اس کی اندرونی حالت گویا حسن میں رشک یوسف تھی اور اس کی بیرونی حالت اپنی شوکت سے اسکندر رومی کو شرمندہ کرتی تھی تو اپنے نبی کریم کی کامل اور پاک وحی اور عظمت اور جلال اور قوت قدسیہ کو یاد کرکے ہماری رقت ایمانی جوش میں آتی ہے اور بلا اختیار رونا آتا ہے سبحان اللہ وہ کیا نور تھا جس پر آج سے تیرہ سو برس پہلے قبل از وقت ظاہر کیا گیا کہ اس کی امت ابتداء میں کیونکر نشو و نما کرے گی اور کیونکر خارق عادت طور پر اپنی ترقی دکھلائے گی اور کیونکر آخری زمانہ میں یک دفعہ نیچے گرے گی اور پھر کیونکر چند صدیوں میں قوم نصاریٰ کا تمام روئے زمین پر غلبہ ہو جائیگا اور یاد رہے کہ اسی زمانہ کی نسبت مسیح موعود کے ضمن بیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی خبر دی جو صحیح مسلم میں درج ہے اور فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائے گی - پس کوئی ان پر سوار ہو کر ان کو نہیں دوڑائے گا - اور یہ ریل کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے نکلنے سے اونٹوں کے دوڑانے کی حاجت نہیں رہے گی اور اونٹ کو اسلئے ذکر کیا کہ عرب کی سواریوں میں سے بڑی سواری اونٹ ہی ہے جس پر وہ اپنے مختصر گھر کا تمام اسباب رکھکر پھر سوار بھی ہو سکتے ہیں اور بڑے کے ذکر میں چھوٹا خود ضمناً آ جاتا ہے پس حاصل مطلب یہ تھا کہ اس زمانہ میں ایسی سواری نکلے گی کہ اونٹ پر بھی غالب آ جائے گی جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ریل کے نکلنے سے قریباً وہ تمام کام جو اونٹ کرتے تھے اب ریلیں کر رہی ہیں پس اس سے زیادہ تر صاف اور منکشف اور کیا پیشگوئی ہو گی چنانچہ اس زمانہ کی قرآن شریف نے بھی خبر دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے -

واذا العشار عطلت یعنے آخری زمانہ وہ ہے کہ جب اونٹنی بے کار ہو جائے گی - یہ بھی صریح ریل کی طرف اشارہ ہے اور وہ حدیث اور یہ آیت ایک ہی خبر دے رہی ہیں اور چونکہ حدیث میں صریح مسیح موعود کے بارے میں یہ بیان ہے اس سے یقیناً یہ استدلال کرنا چاہیئے کہ یہ آیت بھی مسیح موعود کے زمانہ کا حال بتلا رہی ہے - اور اجمالاً مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے پھر لوگ باوجود ان آیات بینات کے جو آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں ان پیشگوئیوں کی نسبت شک کرتے ہیں اب منصفین سوچ لیں کہ ایسی پیشگوئیوں کی نسبت جن کی عملی باتیں پوری ہوتی آنکھ سے دیکھی گئیں شک کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے -

اس قدر جو میں نے احادیث کی رو سے مسیح موعود کی پیشگوئی کے بارے میں لکھا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے شخص کی تسلی یاب ہونے کے لئے کافی ہے جو صداقت کو پاکر پھر ناحق کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا - اور میں نے اس جگہ اصل الفاظ احادیث کو نقل نہیں کیا اور نہ تمام احادیث کے خلاصہ کو لکھا ہے کیونکہ یہ حدیثیں ایسی مشہور اور زبان زد خلائق ہیں کہ دیہات کے چھوٹے چھوٹے طالب العلم بھی ان کو جانتے ہیں اور اگر میں تمام احادیث کو جو اس باب میں آئی ہیں اس مختصر رسالہ میں لکھتا تو شاید میں دس جزو تک بھی لکھکر فارغ نہ ہو سکتا - لیکن میں ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں کہ ضرور صحاح ستہ کی اصل کتابیں یا ان کے تراجم کو غور سے دیکھیں تا انہیں معلوم ہو کہ کس کثرت سے اور کس قوت بیان کے ساتھ اس قسم کی احادیث موجود ہیں -

(شہادت القرآن صفحہ ۹ تا ۱۴)

دعائے مغفرت

خاکسار کے خالو محترم الحاج چوہدری علی محمد صاحب آف چک $\frac{212}{9-R}$ ضلع بہاول نگر - مورخہ $\frac{5}{66}$ ۲۶ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے - اناللہ وانا الیہ راجعون -

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے - نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے - آمین

شریف احمد کلو
کارکن بیت المال حال چک $\frac{431}{ج-ب}$

درخواست دعا

مکرم چوہدری خالق داد خاں صاحب کراچی نے احمدیہ لائبریری ۱۰۶ - ایبے سینیا لائن کراچی کے نام چھ ماہ کے لئے روزانہ اخبار جاری کرایا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے ان کے کاروبار اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا فرمادیں -

(مرزا حفیظ الرحمٰن سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ایبے سینیا لائن کراچی)

قادیان میں یوم خلافت کی مبارک تقریب پر ایک کامیاب جلسہ

(مرتبہ خاکسار بشیر احمد ناصر بی۔اے۔ گیانی قادیان دارالامان)

قادیان دارالامان ۲۷ مئی مسجد اقصےٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام یوم خلافت کی مبارک تقریب پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی عمل میں آئی جس کا آغاز مکرم حافظ الہ دین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیز عبدالکریم ملکانہ متعلم مدرسہ احمدیہ نے خلافت کے متعلق ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر ملک اور قوم کی ترقی قرآنی ارشاد واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کے ماتحت اتفاق۔ اتحاد اور یک جہتی سے وابستہ ہے۔ بیان جاری رکھتے ہوئے صدر صاحب نے صحابہ کرام کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک مسلمان اس اصول پر کاربند رہے وہ ترقی کی منازل طے کرتے چلے گئے۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ انبیاء کی وفات کے بعد خلافت کا نظام اسی اصول کے ماتحت جاری ہوتا ہے۔ اور آج کا جلسہ بھی اس اہم مسئلہ پر روشنی ڈالنے اور اس کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے منعقد کیا جا رہا ہے۔

پہلی تقریر مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے کی۔ آپ نے بتایا کہ قومی تنظیم۔ انسانی حقوق کی حفاظت ایک نظام سے وابستہ ہے جس کی فقدان سے اجتماعی اور انفرادی زندگی کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ اسکی قیام کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط فرمایا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں خلافت کی مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی کی زندگی چونکہ محدود زندگی ہوتی ہے اس لئے اس کے جاری کئے ہوئے کام کی تکمیل کے لئے سلسلۂ خلافت کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون کے ذریعہ خلافت کا اجراء ہوا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔

دوسری تقریر بعنوان خلافت ثانیہ احادیث کی روشنی میں

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے کی۔ آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی جس کام کی تخم ریزی کرتے ہیں اس کے پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور قومی شیرازہ کو منظم رکھنے کے لئے خلافت کی ضرورت ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ید اللہ علی الجماعۃ اور الامام جنۃ یقاتل من ورائہ سے استدلال کرتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ نبی کے وصال کے بعد خلیفہ کا وجود ہی ہر قسم کے مخالفانہ حملے سے جماعت کی حفاظت کرتا ہے نظامِ خلافت جمہوریت اور ڈکٹیٹرشپ کے بین بین چلتا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف احادیث سے استدلال کرتے ہوئے فاضل مقرر نے خلافت کے انتخاب۔ خلیفہ کے عدم عزل اور ان کی مکمل اطاعت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

خلافتِ احمدیہ از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تیسری تقریر مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر کی۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ قرآن کریم کی آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو بعثتیں ثابت ہوتی ہیں اسلئے خلافتِ اسلامیہ کے دوسرے دور کا ہی نام خلافتِ احمدیہ ہے۔ اسکے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے مختلف اقتباسات سے خلافت احمدیہ پر مختلف پیرائیوں میں روشنی ڈالی۔

پھر حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی اور بعد ازاں یو مصطفیٰ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے

برکاتِ خلافت

کے موضوع پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی بعدہٗ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے

منکرین خلافت کا انجام

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا کہ خلافت سے وابستہ رہنے والوں کو جہاں دینی طور پر استقامت حاصل ہوتی ہے وہاں دنیاوی طور پر ان کا ہر قسم کا خوف امن سے بدل جاتا ہے۔ اور اسکے خلاف منکرینِ خلافت عقائد اور اعمال کے لحاظ سے اصل بنیادی سے دُور سے دور تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہی منکرین خلافت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اور خلافت اولیٰ کے اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور خلیفہ اوّل کو اپنا مطاع تسلیم کرتے تھے۔ انہوں نے آہستہ آہستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انحراف کرتے ہوئے اپنے دوسرے عقاید میں بھی نمایاں تبدیلی اختیار کر لی جس کی وجہ سے وہ دن بدن انتشار میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔ ان کا قومی شیرازہ بکھر کر پھوٹ پڑ گئی۔ ان کا امن خوف سے تبدیل ہو گیا۔ اب ان کی جماعتی حیثیت بھی آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اسکے بعد شبیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اور بعد ازاں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے جو حسن اتفاق سے اس موقعہ پر دارالامان میں تشریف رکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد سعادت کے کارنامے

کے موضوع پر ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ سورج کی روشنی اور پہاڑوں کی بلندی کا انکار ممکن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالیٰ کے کارناموں کا انکار ممکن نہیں۔ آپ ایک مجسم جہاد ہیں اور آپ کی زندگی "وہ جلد جلد بڑھے گا" کے الہام کے ماتحت ایک معروف عمل زندگی ہے۔ آپ میں بچپن سے ہی اشاعت اسلام کا ایک جذبہ موجزن ہے۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت حضرت امیر المومنین کے عہد میں اشاعتِ اسلام پر تفصیل سے ذکر کیا۔ پھر آپ کے عظیم الشان کارنامہ عالمگیر نظام تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے تفصیل سے بیان کیا کہ یہاں ۱۹۱۴ء سے پہلے جماعت احمدیہ کا کوئی تبلیغی مشن بیرون ہند میں نہیں تھا وہاں آج دنیا بھر میں تبلیغی مشنوں کا جال پھیلا ہوا ہے اور وہ دن گذر گئے جبکہ کہا جاتا تھا کہ حکومت برطانیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا مگر آج یہ امتیاز احمدیہ جماعت کو حاصل ہو چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پر کسی وقت سورج غروب نہیں ہوتا۔ کیونکہ احمدیہ جماعت سے وابستہ افراد دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔"

حضرت امیر المومنین کے تنظیمی کارنامہ کے ماتحت اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ لجنہ اماء اللہ صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید کی مختلف تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے ربوہ کی تعمیر اور اس کی مرکزی افادیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ مبارک تقریب دس بجے کے قریب با اختتام پذیر ہوئی۔ مستورات بھی بر عائت پردہ اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔

(مرتبہ خاکسار بشیر احمد ناصر بی۔اے۔ گیانی قادیان دارالامان)

ذی ثروت احباب سے اپیل

غریب طلبہ کی مدد فرمائیں

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے شہروں کی نسبت ربوہ میں تعلیم کا زیادہ شوق پایا جاتا ہے۔ ہر بچہ خواہ وہ امیر کا ہو یا غریب کا بچہ اُسے تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے لئے تعلیمی اخراجات برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے ایسے لوگوں کی اگر بروقت امداد نہ کی جائے تو قوم کے یہ ہونہار زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہو سکتے۔

ہمارے مرکزی سکول میں قواعد کے مطابق جس قدر طلباء کی فیس معاف کی جا سکتی ہے وہ کر دی گئی ہے لیکن ابھی کثیر تعداد ایسے ہونہار لیکن غریب طلباء کی ہے جو خود فیس ادا نہیں کر سکتے اور وہ اب پریشان ہیں۔ ضروری ہے کہ ان کی اس وقت امداد کی جائے تا وہ تعلیم جاری رکھ سکیں اور تعلیم حاصل کر کے ملک و ملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

ذی ثروت اور صاحب دل احباب سے میری درخواست ہے کہ ان بچوں کی فیس کی امداد فرمائیں۔ اوسطاً -/۵ روپے ماہوار فی بچہ کافی ہوگا اور اس حساب سے احباب ایک ایک دو دو چار چار یا اس سے زائد حسب توفیق بچوں کی فیس کی رقم یکمشت یا ماہوار بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایسی تمام مجالس کو جن کے اراکین کو زراعت سے آمد ہوتی ہے بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ ان اراکین سے سارے سال کا چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ خدا کے فضل سے فصل ربیع زمینداروں کے گھروں میں پہنچ چکی ہے اور اس وقت ان کے لئے چندہ کی ادائیگی آسان ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عہدہ داران ان کو ادائیگی کے لئے توجہ دلائیں اور وصولی کا انتظام کریں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

معیار وصیت میں اضافہ

مکرم شیخ عبدالحق صاحب موصی ۶۶۶۹ ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات نے اپنی وصیت اکتوبر ۱۹۶۳ء سے ۱/۹ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ کی کر دی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

دعا کرنے اور کرانے والوں کے لئے چند ضروری نکات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں

ہماری جماعت میں ایک دوسرے کو دعا کیلئے کہنے کا عام رواج ہوگیا ہے۔ چونکہ بسا اوقات ایک اچھی چیز بھی کثرت استعمال کے باعث مغز سے عاری ہوجاتی ہے۔ اسلئے ہمیں دعا کے اس قیمتی ہتھیار کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اپنے سامنے رکھنے چاہئیں مبادا اس معاملہ میں صرف قشر ہمارے ہاتھ میں رہ جائے۔ اور ہم اس کی اصل روح سے غافل ہوجائیں "برکات الدعا" میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلافِ مصلحتِ الٰہی بھی نہ ہو۔ کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہوجاتے ہیں۔ مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عند اللہ سائل کے لئے خلاف مصلحتِ الٰہی ہوتی ہے اور اس کے پورے کرنے میں خیر نہیں ہوتی۔"

پھر فرمایا:۔

"جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے۔ ان میں استعداد قریبہ پیدا نہ ہو تب تک توقع اثرِ دعا موہوم ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو برکات الدعا سے صحیح معنوں میں مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار شبیر احمد نائب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

"اب رپورٹ بھجوانے کا وقت ہے"

یہ خوشی کی بات ہے کہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹوں کی تعداد میں نومبر ۶۳ء کی نسبت اپریل ۶۴ء میں ۵۰% فی صد اضافہ ہوگیا تھا۔ مگر تاحال رپورٹیں بھجوانے والی مجالس۔ کل مجالس کا تقریباً ۱۰% فی صد ہیں۔ گویا ۹۰% فی صد کام باقی ہے۔

پس جو قائدین اور ناظمین نے اس طرف توجہ فرمائی ہے اور وہ اطفال الاحمدیہ کے مطبوعہ فارموں پر رپورٹیں بھجوا رہے ہیں وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور باقی سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس اہم کام کی طرف توجہ دیں کیونکہ جب تک وہ کام کی رپورٹ مرکز کو نہ بھجوائیں گے۔ ان کا کام صفر کے برابر ہوگا۔

رپورٹ مرکز کو بھجوانے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ ہوا کرتی ہے۔

سالانہ اجتماع پر علمی مقابلہ جات

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر علمی مقابلہ جات میں اطفال انفرادی طور پر شامل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں امسال ایک نئی سکیم رائج کی ہے تا مجالس کی ٹیمیں حصہ لیں۔ ہر ٹیم کو دس بارہ منٹ وقت دیا جائے گا۔ اس وقت میں وہ مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر اپنا پروگرام پیش کرے گی جس میں اس عنوان سے متعلقہ آیات کی تلاوت قرآن کریم نظم۔ تقریر یا مکالمہ یا کوئی اور مفید چیز پیش کریں گی۔ اس طرح اطفال میں علمی مقابلوں میں بھی ٹیم وار مقابلہ کرنے کی روح پیدا ہوگی اور سننے والوں کے لئے بھی ایسے پروگرام مفید اور دلچسپ ثابت ہوں گے۔

عنوانات:۔ ۱۔ احمدی بچوں کی ذمہ داریاں۔ ۲۔ اطفال الاحمدیہ کا پروگرام اور اس کے فائدے۔
۳۔ ہم اسلام کے مجاہد کس طرح بن سکتے ہیں۔ ۴۔ صداقت احمدیت کے متعلق ایک پبلک پروگرام۔

مجالس کے ذمہ دار عہدہ دار بھی اس طرف توجہ فرمائیں اور بچوں کو اس طریق پر چلانے کی تیاری کروائیں اور اپنے اجتماعات میں ایسے مقابلے کروائیں۔ تا وہ سالانہ اجتماع کیلئے بہترین گروپ کو بھجوا سکیں۔

پاکستانی بچوں کا مقابلہ مضمون نویسی:۔

ہر سال اکتوبر میں "عالمی یوم اطفال" منایا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر پاکستان کے پریذیڈنٹ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب بچوں کو انعامات بھی دیا کرتے ہیں۔ اس سال ایک انعام بہترین مضمون لکھنے والے بچے کو دیا جائے گا جو مندرجہ ذیل عنوان پر اردو یا انگریزی یا بنگالی میں بہترین مضمون لکھ کر ۱۵ رجون ۱۹۶۴ء تک سیکرٹری بہبودی اطفال ایسوسی ایشن لاہور کو بھجوائے گا۔

"میں اپنے وطن کی خدمت کیوں کر کروں گا"

سولہ سال تک کے احمدی بچے اس مقابلے میں ضرور حصہ لیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک صحابیہ خاتون کی وفات

میری بیوی کی دادی صاحبہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب ریٹائرڈ جو خود بھی صحابیہ تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقتدر صحابی حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مصنف چشمئہ مسیح کی بڑی بہو تھیں کیمبل پور میں مورخہ ۸ رجون ۱۹۶۴ء نو بجے شب جب کہ اپنی پوتی کو نماز کا سبق دے رہی تھیں۔ حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔ آپ نہایت دیندار متقی اور صابر شاکر خاتون تھیں۔ آپ کی بیعت ۱۹۰۳ء کی ہے۔ آپ کے فرزند ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ و ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب اور داماد احتجاج علی صاحب زبیری اسی رات کیمبل پور سے روانہ ہو کر اگلے روز صبح دس بجے کے قریب آپ کی میت کو ربوہ لائے۔ جہاں ظہر کی نماز کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مقبرہ بہشتی میں صحابہ کے قطعہ میں ہوئی دعا صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کروائی۔ مرحومہ نے چار بیٹے۔ دو بیٹیاں۔ کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اور سات پڑنواسے، پڑنواسیاں پیچھے چھوڑی ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ میں اور دوسرے بیٹے ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور میں ہوتے ہیں۔ تیسرے بیٹے مرزا عبدالقدیر صاحب ایئرفورس میں کراچی ہوتے ہیں اور سب سے چھوٹے بیٹے مرزا عبدالسمیع صاحب سکھانوالہ میں سٹیشن ماسٹر ہیں۔ ایک بیٹی کیمبل پور میں اور دوسری لنڈن میں ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(مبارک احمد انصاری لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

انصار اللہ اور اجتماعی وقار عمل

۲۹ رمئی کو بعد نماز فجر ۵½ تا ۷ بجے ربوہ کی جملہ مجالس کے انصار نے قصر خلافت میں اجتماعی وقار عمل مناکر نوجوانوں کے لئے ایک اچھی مثال قائم کی۔ اس میں خدام نے بھی شمولیت اختیار کی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آخر میں مکرم مولوی قمر الدین صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ نے عہد دہرایا اور حضرت محمد عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے دعا فرمائی اور یہ مبارک اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(نائب قائد ایثار)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کیلئے ایک اعلان

ضلع سیالکوٹ کی جو جماعتیں اپنے ہاں مربیان کا تربیتی دورہ کروانا چاہتی ہیں۔ ان جماعتوں کے صدر صاحبان یا سیکرٹریان مجھے اطلاع فرمادیں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرکے ان کو اپنی آمد کی تاریخ سے اطلاع دیجا سکے۔

خاکسار۔ سید احمد علی مربی انچارج جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔ مسجد کبوترانوالی شہر سیالکوٹ)

ضلع گوجرانوالہ کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے

عہدیداروں کا تربیتی اجتماع بروز اتوار مورخہ ۱۴ ⁄ ۶ ⁄ ۶۴ بوقت ۱۰ بجے صبح سے لے کر چار بجے شام تک مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان عہدیداروں کو ساتھ لاکر شامل ہوں۔ قائدین خدام الاحمدیہ بھی ضرور شامل ہوں۔

(میر محمد بخش امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

مکرم ماسٹر برکت علی صاحب کی وفات

ماسٹر برکت علی صاحب تلونڈی جھنگلاں سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۴۹ ر۔ب پھاہیوالی مورخہ ۸ ⁄ ۶ ⁄ ۶۴ رات دس بجے وفات پاگئے اُن کے صاحبزادے فلائٹ سارجنٹ نذیر احمد ساجد پاکستان ایئرفورس رسالپور اُن کا جنازہ ربوہ لائے۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز عصر مورخہ ۹ ⁄ ۶ ⁄ ۶۴ نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان تک بھی تشریف لے گئے۔ مرحوم مخلص اور تبلیغی جوش رکھنے والے تھے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ نیز ان کے پسماندگان کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ خاکسار عبدالعزیز

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

◎ تحریکِ جدید کیا ہے ◎

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک الفاظ ہیں :-

"تحریکِ جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے"

جو جہد آپ پر واجب ہے کیا آپ اس حصہ لے رہے ہیں -؟

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

"ایفائے عہد کا تقاضہ"

تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا ہر مخلص وعدہ کنندہ کی ایک مقدس ذمہ داری ہے اس ایفائے عہد کے لئے خواہ کتنی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑے وہ خندہ پیشانی سے برداشت کی جائے تمام مجاہدین تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنا وعدہ تحریک جدید سال رواں اپنے عہد کا پاس کرتے ہوئے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ عہد کے بارہ میں خدائی ارشاد کو نہ بھولیے

"ان العهد كان مسئولا"

کہ جو عہد اللہ تعالےٰ سے کیا جائے گا اس کے متعلق بازپرس ہوگی۔ اللہ تعالےٰ تمام مجاہدین کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے !

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فصل ربیع اور امرائے ضلع کا تعاون

دفتر ہذا نے ایک سرکلر چٹھی کے ذریعہ کچھ عرصہ ہوا یہ درخواست کی تھی کہ زمیندار جماعتیں اس فصل ربیع کے موقعہ پر چندہ تحریک جدید سے عہدہ برآ ہو کر ثواب دارین حاصل کریں ہماری اس درخواست کو مزید تاکید کے ساتھ امیر ضلع راولپنڈی نے اپنے ضلع کی جماعتوں میں دوہرایا ہے جزاہ اللہ تعالےٰ۔

دیگر امرائے ضلع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں اس امر پر زور دیں کہ اس فصل ربیع کے موقعہ پر زمیندار بھائیوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید بھی ادا کیا جائے عموماً دیکھا گیا ہے کہ اس چندہ کو فصل خریف تک ملتوی کر دیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ایک بھاری تعداد وعدہ کنندگان کی بقایا داروں کی صف میں چلی جاتی ہے اور یہ صورت یقیناً اصلاح طلب ہے اور اس کا علاج یہی مناسب سمجھا گیا ہے کہ چندہ تحریک جدید فصل ربیع پر ہی وصول کیا جائے۔ اللہ تعالےٰ جملہ کارکنوں کی مساعی میں خیر و برکت نازل فرمائے اور اپنے دین متین کو جلد ہر ملک میں غلبہ عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عہدداران جماعت کی ذمہ داری

تحریک جدید کے ایک انسپکٹر اطلاع دیتے ہیں :-

"مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۳۰/۱۱ - ایل ضلع منٹگمری جو ضلع کے امیر ہیں۔ انہوں نے جماعت ہذا کی وصولی تحریک جدید کے سلسلہ میں خاص تعاون فرمایا ہے اور ان کے تعاون سے دَورِ دوم کے دورہ میں جماعت کے چندہ کی وصولی کی رفتار خوش کن ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ ان پر خاص فضل و رحمت نازل فرمائے"

احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔ اس نیک نمونہ کے پیش نظر دیگر جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں بھی ان کی ذمہ داری کی طرف بطور یاد دہانی عرض ہے کہ وہ انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں تاکہ ہر جماعت کی وصولی سو فیصدی تک پہنچ جائے خصوصاً زمیندار جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ احباب جماعت سے سال رواں کا وعدہ تحریک جدید اس فصل کی آمد کے موقعہ پر ہی وصول کرنے کا ضرور انتظام فرمائیں اور جملہ رقوم مرکز کو جلد بھجوائیں !

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم میاں روشن دین صاحب نند گراں آف اوکاڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے لڑکے حمید الدین نے راولپنڈی میں ایک مکان خریدا ہے اس خوشی میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں بھی حصہ لیا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس مکان کو ان کے تمام خاندان کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور راحت کا موجب بنائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک خصوصی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

کے کامیاب اختتام پر انعامات کی تقسیم بھی عمل میں آئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس میں سکول کے طلبہ اور ممبران سٹاف کے علاوہ بعض ناظر صاحبان اور ربوہ کے تعلیمی اور دیگر ادارہ جات کے سربراہان نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز

یہ خصوصی تقریب قبل دوپہر ساڑھے دس بجے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت بشیر ہال میں منعقد ہوئی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیز حفیظ الرحمن نے کی بعدہٗ عزیز منصور احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ازاں بعد عزیز منیر الدین شمس سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے ہاؤس ٹورنامنٹ کے کوائف پر مشتمل رپورٹ پیش کی جس کے بعد سکول کے سینئر استاد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے سکول کے شاندار نتیجہ پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں سکول کے ممبران سٹاف کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں آپ کی خدمت میں میٹرک کے شاندار نتیجہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا گیا تھا کہ اس نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے بعد آپ کی خاص دلچسپی نگرانی رہنمائی اور محنت کا بڑا دخل ہے ایڈریس کے جواب میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لانے کے علاوہ ان سب بزرگوں کا جنہوں نے طلبہ کی شاندار کامیابی اور سکول کی نیک نامی کے لئے دعائیں کیں شکریہ ادا کیا نیز جملہ اساتذہ کے تعاون اور ان کی انتھک محنت کو سراہا۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ہاؤس ٹورنامنٹ کی کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

صدارتی ارشادات

انعامات کی تقسیم سے فارغ ہونے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے طلبہ اور ممبران سٹاف کو صدارتی ارشادات سے نوازا۔ آپ نے فرمایا امسال اللہ تعالےٰ کے فضل اور اساتذہ کی کوششوں اور محنت کی وجہ سے میٹرک کے امتحان میں سکول کا جو نتیجہ نکلا ہے وہ بہت خوش کن ہے اس پر ہم اللہ تعالےٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے جہاں تک انسانی تدابیر عمارت سازو سامان اور اسی قسم کی دوسری سہولتوں کا تعلق ہے ہمارے سکول کو دوسرے سکولوں کے مقابلہ میں کوئی نمایاں خصوصیت حاصل نہیں ہے اس کے باوجود نتیجہ کا اچھا نکلنا اللہ تعالےٰ کے خاص فضل اور اس کی تائید و نصرت پر دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایسی کامیابی پر ہمارا سر ہی نہیں بلکہ ہمارا دل اور ہماری روح بھی اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر جھک جاتی ہے اور ہمارا رواں رواں اس کی حمد و ثنا میں مصروف ہو جاتا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت میرے سامنے جو بچے بیٹھے ہیں اب میں ان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ہمارے لئے ان بچوں کو جاننا پہچاننا اور ان کے مقام کی اہمیت کو سمجھنا ضروری ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو بھی نہیں پہچانتے دوسرے سکولوں کے طالب علموں اور ان میں یہ فرق تو واضح ہی ہے کہ یہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طالب علم ہیں اور دوسرے سکولوں کے طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طالب علم نہیں ہیں لیکن یہ فرق ظاہری لحاظ سے اپنے اندر کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا البتہ جو چیز ان بچوں کو تمام دوسرے سکولوں کے طلبہ سے ممتاز کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اس سکول کے طالب علم ہونے کی حیثیت میں انہیں یہ خصوصی امتیاز اور فخر حاصل ہے کہ یہ ایسے خوش نصیب طلبہ ہیں جن کا ایک خاص مطمح نظر اور نصب العین ہے اور وہ نصب العین خود خدا تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ سکول ہی نہیں بلکہ کالج کے طلبہ کے سامنے بھی کوئی پروگرام یا نصب العین نہیں ہوتا اور اگر کوئی نصب العین ہوتا بھی ہے تو وہ سطحی ہوتا ہے اور پھر اکثر طلبہ اس سطحی نصب العین میں بھی کامیاب نہیں ہوتے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے لئے جو پروگرام بناتے ہیں وہ بسا اوقات فیل ہو جاتے ہیں اور اس لئے فیل ہو جاتے ہیں کہ وہ بہرحال انسانوں کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ایک ہستی ایسی بھی ہے کہ اس کا بنایا ہوا پروگرام ضرور پورا ہوتا ہے اس کے فیل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور وہ ہستی ہے ہمارا قادر و توانا خدا۔ احمدی طالب علموں کا ایک بہت بڑا امتیاز یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے خود ان کے لئے ایک نصب العین مقرر کیا ہے اور اس کے لئے ایک پروگرام بنایا ہے۔ وہ نصب العین اور وہ پروگرام اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں دیا ہے اس کے دو حصے ہیں۔

اس نصب العین کا پہلا حصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ الہاماً یہ دعا سکھائی ہے کہ رَبِّ اَرِنِی حقائق الاشیاء کہ اے خدا ہم پر حقائق الاشیاء منکشف فرما۔ یہ دعا ریسرچ اور تحقیق و تدقیق کے ایک زبردست پروگرام پر مشتمل ہے۔ جب انسان کوئی دعا کرتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے لئے کوشش بھی کرے۔ پس احمدی طالب علموں کا ایک مطمح نظر یہ ہے کہ وہ انتھک محنت اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے ریسرچ کرتے اور حقائق الاشیاء معلوم کرتے چلے جائیں۔ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ نصب العین کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو احمدی بچے بھی ریسرچ اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے حقائق الاشیاء معلوم کرنے کی کوشش کریں گے انہیں علم و معرفت میں ایسی ترقی نصیب ہوگی اور ان کے ذہنوں میں ایسی جلاء اور روشنی پیدا ہوگی کہ وہ اپنے نشانوں اور اپنے دلائل کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ یعنی وہ نہ صرف علوم جدیدہ کے حملوں سے اسلام کو بچائیں گے اور اس کا دفاع کریں گے بلکہ وہ خود علوم جدیدہ پر حملہ آور ہو کر ان کی غلطیاں اور ان کی پھیلائی ہوئی گمراہیاں کو دنیا پر ظاہر کر دکھائیں گے یہاں تک کہ خدا سے برگشتہ دنیا اسلام میں داخل ہو کر خدائے واحد کے آستانہ پر آ جھکے گی۔ پس یہ دو مقاصد ہیں جو احمدی بچوں کے سامنے ہیں اور ان کے اور ہمارے خدا نے خود یہ مقاصد ان کے سامنے رکھے ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ دعا کریں گے اور کوشش میں کسر اٹھا نہ رکھیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں ضرور کامیابی عطا کرے گا اور اگر ان کی کوشش میں کوئی کمی رہ جائے گی تو اسے خود پورا کر دے گا۔

پس یہ بچے جو یہاں بیٹھے ہیں کوئی معمولی بچے نہیں ہیں بلکہ یہ وہ خوش نصیب بچے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالےٰ کے عظیم الشان وعدے پورے ہونے ہیں۔ یہ وعدے احمدی بچوں کے ساتھ ہیں دوسروں کے ساتھ نہیں ہیں۔ دوسرے بھی فائدہ اٹھائیں گے لیکن انکے ذیل اور طفیل سے۔ کیونکہ یہ وہ ہیں جن کے حق میں آیا ہے اُنْھُم قوم لایشقیٰ جلیسھم۔ اس لحاظ سے احمدی بچوں کا مقام بہت بلند ہے۔ انہوں نے دنیوی علوم کے لحاظ سے بھی اور روحانی علوم کے لحاظ سے بھی ایسے مقام پر پہنچنا ہے کہ جہاں وہ ساری دنیا کو فائدہ پہنچانے والے ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی میں کسی احمدی بچے کو دیکھتا ہوں تو میرے دل میں اس کے لئے احترام کے جذبات پیدا ہوتے ہیں میں اسے محبت سے پیار کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ نہ معلوم بڑے ہو کر اس نے کس بلند مقام پر پہنچنا ہے اور دنیا کو کیا کیا فیض پہنچانے ہیں۔

خدا کرے ہماری تدبیریں اور ہماری دعائیں اُس مقام پر پہنچ جائیں کہ جس مقام پر پہنچ کر تدبیریں بھی نتیجہ خیز ہوئے بغیر نہیں رہتیں اور دعائیں بھی قبول ہو کر کامیابیوں سے ہمکنار کرتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ انسان صحیح معنوں میں فائز المرام ہو جاتا ہے۔ آمین

آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی +

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی جان عنایت اللہ صاحب اکوٹنٹ کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ کو مورخہ ۶ رجون ۶۴ء تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(نصیرہ نزہت — ربوہ)

مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر لیکچر

مورخہ ۱۳ رجون بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ کے زیر اہتمام مکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج مشنری ٹانگانیکا جو کہ حال ہی میں تشریف لائے ہیں وہاں کے تبلیغی حالات پر ایک تقریر کریں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(منتظم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ)

درخواستِ دعا

مورخہ ۸ رجون کو بعد نماز عصر چند مسلح اشخاص نے میرے لڑکوں پر حملہ کر دیا چنانچہ میرا ایک لڑکا رحمت اللہ گولی لگنے سے شہید ہو گیا۔ مرحوم مخلص اور باہمت احمدی تھا۔ یہاں چونکہ جماعت تھوڑی ہے اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا کریں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلےٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل سے نوازے۔

(خاکسار عبدالواحد (سابق ایڈیٹر اصلاح کشمیر) چک نمبر ۸ آکھ۔ ایم۔ بی براستہ قائد آباد ضلع سرگودہا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵